روپیہ خرچ کیا۔ کتاب مندرجہ ذیل پتوں پر مل سکتی ہے:۔ (۱) شیخ محمد علی زینل علی رضا۔ سیتارام بلڈنگ۔ ڈی بلاک بمبئی ۱۰۔ (۲) شیخ ابراہیم یوسف زینل علی رضا۔ پوسٹ بکس نمبر ۱۵۴۱۔ علی رضا بلڈنگ فریر روڈ۔ کراچی۔

کتاب کا پورا نام فضل اللہ الصمد فی توضیح الادب المفرد ہے۔ مولانا نے اگرچہ ایک دن بھی ہندوستان سے باہر کہیں تعلیم نہیں پائی۔ مگر اس کے باوجود زبان اور طرز بیان بالکل اہل زبان کا سا ہے و ذلک فضل اللہ یوتیہ من یشاء

دوسری کتاب:۔ "التفسیر القیم للامام ابن القیم" ہے جو بڑی تقطیع کے ۵۳۰ صفحات پر پھیلی ہوئی ہے اور جس کو مولانا محمد اویس صاحب ندوی شیخ التفسیر ندوۃ العلماء لکھنؤ نے مرتب کیا ہے۔ حافظ ابن قیم رحمۃ اللہ علیہ کو اپنے استاذ حافظ ابن تیمیہ کی طرح اسلام کے علمائے محققین میں جو منصب رفیع حاصل ہے وہ کسی اہل علم پر مخفی نہیں ہے۔ تذکروں سے پتہ چلتا ہے کہ آپ نے قرآن مجید کی کوئی مستقل تفسیر بھی لکھی تھی لیکن اب اس کا کوئی وجود نہیں ہے اس لئے مولانا سید سلیمان صاحب ندوی نے اپنی نظامت دارالمصنفین کے زمانہ میں مولانا محمد اویس صاحب کو اس کام پر مامور کیا تھا کہ حضرت شیخ کی متعدد تصنیفات میں جگہ جگہ قرآن مجید کی تفسیر سے متعلق جو تصریحات و اشارات منتشر طور پر پائے جاتے ہیں ان سب کو سورۃ وار مرتب کرکے یکجا کردیں۔ تاکہ مالا یدرک کلہ لایترک کلہ کے مطابق حضرت شیخ کا تفسیری کارنامہ بھی سامنے آجائے اور علماء و طلبا کو اس سے استفادہ کا موقع ملے۔ اس میں شبہ نہیں کہ سید صاحب کی تجویز نہایت اہم اور بڑی مفید تھی اور پھر اس کو عملی جامہ پہنانے کے لئے انھوں نے جو انتخاب کیا تھا وہ بھی بڑا موزوں اور مناسب تھا چنانچہ فاضل مصنف نے سالہائے دراز کی محنت و کاوش کے بعد حافظ ابن قیم کی تمام تصنیفات کو جو دستیاب ہو سکتی تھیں حرفاً حرفاً پڑھا اور ان سب کی کشید سے یہ عطر جان نواز تیار کیا۔ فجزاہ اللہ عنا احسن الجزا۔ اگرچہ یہ مکمل تفسیر نہیں ہے۔ اور اس بنا پر بعض اہم مباحث تشنہ بھی رہ گئے ہیں۔ تاہم اکثر و بیشتر سورتوں کی کچھ نہ کچھ آیتوں کی تفسیر بیان ہوگئی ہے اور پھر سورۂ فاتحہ کی تفسیر جو سو صفحات پر پھیلی ہوئی ہے وہ تو مکمل بھی ہے اور عجیب و غریب تحقیقات اور رموز و نکات پر مشتمل ہے جس کے مطالعہ سے بڑی بصیرت حاصل ہوتی اور ایمان تازہ ہوتا ہے۔ اس کے علاوہ سورۂ البقرہ اور آل عمران کی تفسیر بھی خاصی طویل اور بصیرت افروز مباحث و مسائل پر مشتمل ہے۔ غرض کہ علمی حیثیت سے یہ ایک اہم کارنامہ ہے اور فاضل مرتب بجا طور پر اہل علم کے شکریہ کے مستحق ہیں! اگر کتاب میں اُن مآخذ کا بھی حوالہ نقل کر دیا جاتا جہاں سے ان جواہر ریزوں کو چُنا گیا ہے تو علما اور طلباء کو بوقت ضرورت ان کی طرف مراجعت کرنے کی سہولت ہوتی۔ فاضل مرتب نے جگہ جگہ کہیں مختصر اور کہیں مفصل نوٹ بھی لکھے ہیں جن میں